www.mirfatehalishah.com

Written By **Mir Fateh Ali Shah**
Translation By **None**
Language **urdu**
Catagory **Psychology**

سگمنڈ فرائڈ اورضمیرکی آواز

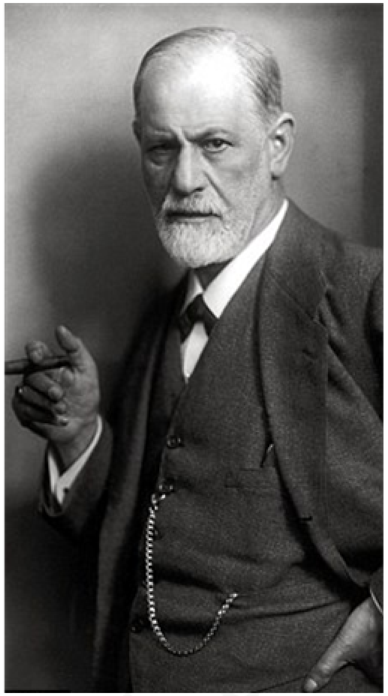

سگمنڈ فرائڈ اور ضمیر کی آواز

ضمیر کی آواز جینے نہیں دیتی۔ اسکا تو ضمیر ہی مرچکا ہے۔ تیرا ضمیر بھی نا۔ وغیرہ وغیرہ اس طرح کے فقرے ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں عموماً سنتے رہتے ہیں، لیکن شاذونادر ہی اس بات پر فکر کرتے ہونگے کہ آیا یہ ضمیر ہوتا کیا ہے اسکی آواز کی حقیقت کیا ہے؟ لیکن پھر بھی یہ آواز تو ہر کوئی سنتا ہے پھر کبھی تو ہم اس پر کان دھرتے ہیں تو کبھی منہ پھیر لیتے ہیں، لیکن وہ آواز ہمیشہ ہماری رہنمائی کرتی رہتی ہے۔

ماہر نفسیات سگمنڈ فرائڈ کے نزدیک ضمیر بچپن کی یاداشت کا وہ ذخیرہ ہے جو ہمیں اپنے والدین سے پر خیر نصیحتوں اور نکتہ

وقت ہم صرف اور صرف سن رہے ہوتے ہیں جبکہ وہ آواز ہمارے اندر سے آرہی ہوتی ہے۔

میرے نزدیک سگمنڈ فرائڈ کی یہ تھیوری اتنی طاقتور نہیں کہ تلاش حق میں زیادہ وقت چل پائے یا زیادہ سوالات کا بوجھ اٹھا سکے۔ جیسے ضمیر کی آواز تو وہ لوگ بھی سنتے ہیں جنہوں نے بچپن ہی میں اپنے والدین کو کھودیا تھا، چلیں اگر ہم تسلیم بھی کرلیتے ہیں تو پھر یہ نکتہ سامنے آتا ہے کہ جس طرح ہر انسان ایک الگ زاویہ سے دنیا کو دیکھتا اور سوچتا ہے لحاظا وہ اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت بھی اسی انداز سے کرے گا، اور نتیجتاً ضمیر کی آواز ہر دو انسانوں میں الگ ہوجائے گی، لیکن ایسا ہرگز نہیں۔

دنیا میں ہزاروں لاکھوں زبانیں بولیں جاتی ہیں ان گنت اوام کے بیچ ان گنت رسومات ہیں سینکڑوں مذاہب ہیں، ہر مذہب کا اپنا زاویہ ہے ہر قوم کی اپنی ذہنیت ہے ہر فرد دوسرے سے مختلف انداز میں دیکھتا سوچتا ہے لیکن باوجود اسکے ضمیر کی آواز سب میں یکساں ہی ہوتی ہے۔ کیوں؟ ان تمام چیزوں کا ضمیر کی باتوں پر اثر کیوں نہیں ہوتا
۔

دنیا کے مختلف ممالک سے ایسے لوگوں کو جمع کیا جائے جو کہ انسانی خون بہاچکے ہوں، انکی سوچ انکے عمل کے متعلق مختلف ہوسکتی ہے، وہ مختلف وجوہات پیش کرسکتے ہیں، انکے دلائل الگ الگ ہونگے، انکی ذہنی ارتقاء بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوسکتی ہے، ان میں غصہ کی مقدار بھی کم و پیش ہوسکتی ہے، وہ بہت سی باتوں میں ایک دوسرے سے الگ تھلگ ہوسکتے ہیں، لیکن جب ضمیر کے ردعمل کی بات ہوگی تو صرف اور صرف دو نتیجے ہی سامنے آسکیں گے۔

۱۔ ضمیر نے ملامت کی

۲۔ ضمیر نے ملامت نہیں کی (اس موضوع پر ہم بعد میں گفتگو کریں گے)

PDFmyURL easily turns web pages and even entire websites into PDF!

چینیوں کی شکل میں ہمارے اذہان میں محفوظ ہو جاتا ہے اور پھر ہم تمام زندگی اپنے والدین کی نکتہ چینیوں کا جھنڈارا اپنے سر لیئے پھرتے ہیں ، والدین رہیں یا نہ رہیں لیکن وہ جھنڈارا والدین کی کمی کو پورا کرتا رہتا ہے ۔

جیسے بچپن میں آپ کوئی غلط کام کررہے تھے یا کر چکے تھے تو فوراً آپکے والدیں نے اس پر تنقید کا پیالا آپکی یاداشت میں انڈیل دیا۔ اب چونکہ وہ غلط کام تو ہو چکا اور کام تو مکمل ہوتے ہی غائب ہو جاتا ہے پھر اس کام کو دوبارہ پکڑ کر ختم نہیں کیا جا سکتا۔ہاں البتہ اس کام کے نتیجے اور اثر کو زائل کرنے کے لئے اقدامات ضرور کیئے جاسکتے ہیں۔

جی تو ہم بات کر رہے تھے کہ کام تو ایک بار ہوا اور پھر ہوتے ہی ختم بھی ہو گیا لیکن اسکے نتیجے میں جو تنقید کا پیالا پینا پڑا اسکی کڑواہٹ یا مٹھاس ہماری یاداشت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گئی۔ اب ہم زندگی میں جب بھی کبھی ویسا ہی کام یا اس نوعیت کا کوئی دوسرا کام کریں گے تو والدین کی غیر موجودگی میں انکی نکتہ چینی ایک نئی آواز میں سنائی دیگی اور وہ آواز قدرے ہماری اپنی آواز سے ملتی جلتی ہوتی ہے ، لیکن اس

اب ان مجرموں کو آپ ایک طرف کریں جن کے ضمیر نے ملامت کی تھی اور ان سے دریافت کریں کہ ضمیر کیسا ردعمل پیش کر رہا تھا۔ چونکہ انسانی جان لینا ایک غلط عمل ہے لہٰذا سب کو انکے ضمیر نے ملامت ہی کی ہوگی ، ردعمل کم اور زیادہ ضرور ہو سکتا ہے لیکن مختلف نہیں ہو سکتا۔

یقیناً ہم والدین کی نصیحتوں کو ضمیر کا نام نہیں دے سکتے۔
ایک تو یہ کہ ضمیر ہمیں ان باتوں پر بھی ٹوک دیتا ہے جن پر والدین نے کبھی نہیں ٹوکا۔ دوم یہ کہ ضمیر ان لوگوں میں بھی پایا جاتا ہے جو اپنی یاداشت کھو چکے ہوتے ہیں جو اپنا ماضی بھول چکے ہوتے ہیں ،

لہٰذا سگمنڈ فرائڈ کی تھیوری ذہن میں موجود یاداشت کی اور اشارہ کرتی ہے جبکہ ضمیر کی آواز ذہن سے نہیں بلکہ قلب سے آتی ہے۔

Article Link http://www.mirfatehalishah.com/articles/post.php?id=2059
Join us on facebook https://www.facebook.com/mirfatehalishah

www.mirfatehalishah.com

PDFmyURL easily turns web pages and even entire websites into PDF!